

## 41017- دعائیں حد سے تجاوز

### سوال

کچھ لوگ تفصیلات بیان کر کے دعائیں مانگتے ہیں، مثلاً: وہ کہتے ہیں: یا اللہ مجھے رُنگین ٹی وی عطا فرما، فرنٹ ٹھہر مکان عطا فرما، فلاں چیز فلاں خوبیوں کی حامل عطا فرما، تو اس پر میں نے کہا: یہ کہیں دعائیں حد سے تجاوز نہ ہو۔ اس لیے اگر کوئی شخص مکہ شریف میں ہو اور دن بھی رمضان کے ہوں تو دنیا و آخرت کی جہلائیاں مانگتے ہوئے تفصیلات مت بیان کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ دعاؤں پر اکتفا کرے، میں آپ کی ویب ساتھ پر آئی تاکہ دعائیں حد سے تجاوز کے بارے میں پڑھ سکوں لیکن مجھے اس بارے میں کوئی تفصیلی جواب نظر نہیں آیا، تو میں چاہتی ہوں کہ آپ اس حوالے سے تفصیل کے ساتھ جواب میا فرمائیں۔

### پسندیدہ جواب

محترمہ سائلہ بہن! اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اپنے محبوب اور پسندیدہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ لوگ دعائیں نہیں کرتے حالانکہ دعا بست بڑا ہتھیار ہے، اور دعا بھی عبادت ہے۔

جیسے کہ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (دعا عبادت ہے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

**﴿وَقَالَ رَبِّنِي أَذْعُونِي أَتَخْبِتُ لِكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَنْسَكُنُونَ عَنِ الْعِبَادَةِ سَيِّدُ الْمُؤْمِنِينَ جَنَّمَ وَأَنْجِرِينَ﴾**

ترجمہ: اور تمہارے رب نے کہا: تم مجھ سے دعا نہ کوئی تمہارے لیے دعا قبول کروں گا؛ یعنیا جو لوگ میری عبادت سے تباہ کرتے ہیں وہ عقریب جہنم میں رسوہ کردا خل ہوں گے۔  
[غافر: 60] ابانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، دیکھیں صحیح سنن ترمذی: (2685)

اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: (اللہ تعالیٰ کے ہاں دعا سے بڑھ کر کوئی چیز معزز نہیں) اس حدیث کو ابانی نے حسن قرار دیا ہے، صحیح سنن ترمذی: (2684)

ایک اور روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو اللہ سے نہیں مانجتا، اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوتا ہے۔) ابانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، دیکھیں صحیح سنن ترمذی: (2686)

امداداً جب آپ کو دعا کی فضیلت میں یہ احادیث معلوم ہو گئی ہیں تو آپ کثرت سے دعائیں مانگیں۔

دوم:

دعا کے آداب اور کچھ مفہوم چیزیں ہیں، انہیں اختصار کے ساتھ ہم درج ذیل سطور میں بیان کرتے ہیں:

- 1- اپنے لیے دعا سے آغاز کریں۔

2- دعائیں ہاتھ اٹھانا مختب ہے۔

3- دعا کرنے والا مکمل طمارت کی حالت میں ہو۔

4- دعا کرتے ہوئے قبل رخ پیٹھیں۔

5-اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑا کر دعائیں کریں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : **(اُذْخُوازْ تَمْكِنْ تَصْرِخَةً وَنُخْشِيَّةً)**۔ یعنی : تم اپنے رب کو گڑگڑا کر اور آہستہ آوازیں پکارو۔ [الاعراف: 55] ابن قیم رحمہ اللہ اس حوالے سے لکھتے ہیں : دعائیں گڑگڑا کر دعائے کرنا بھی دعا کی حدود سے تجاوز ہے۔ دیکھیں : بداع الغوانہ (12/3)

6-اللہ تعالیٰ سے خوب اصرار کے ساتھ دعائے نہیں۔

7-دعا کی قبولیت کے لیے جلد بازی مت کریں، جیسے کہ صحیح بخاری و مسلم کی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلد بازی نہیں کرتا، اور کہتا ہے : میں نے دعائیں تو کی میں لیکن قبول ہی نہیں ہوتیں!) اس حدیث کو امام بخاری : (6340) اور مسلم : (2735) نے روایت کیا ہے۔

چنانچہ اگر مسلمان اللہ تعالیٰ سے دعائے نگے تو تین میں سے ایک صورت میں ضرور قبول ہو گی، یہ یقینوں صورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان میں موجود ہیں کہ : (کوئی بھی مسلمان اللہ تعالیٰ سے دعائے نگے اور اس کی دعائیں گناہ اور قطع رحمی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے تین میں سے ایک چیز ضرور دیتا ہے : یا تو اس کی دعا فوری قبول فرمایتا ہے، یا پھر اسے آخرت کے لیے ذخیرہ فرمایتا ہے، یا پھر اس کی طرف سے اتنی بی برا فی مثال دیتا ہے۔ یہ سن کر صحابہ کرام نے کہا : تب تو ہم بست زیادہ دعائیں مانگیں گے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اللہ تعالیٰ بھی زیادہ دے گا۔) اس حدیث کو امام احمد : (10749) اور ترمذی : (3573) نے روایت کیا ہے اور ابیانی نے اسے مشکاة المصابیح : (2199) میں صحیح کہا ہے۔

8-دعا کرتے ہوئے خیال کرے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و شابیان کرے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے، جیسے کہ فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دعا کرتے ہوئے سنا کہ اس نے دعا کی اور دعائیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں پڑھا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اس شخص نے جلد بازی سے کام لیا ہے۔ پھر اسے بلا یا اور اسی شخص کو یا کسی اور کو مخاطب کر کے کہا : جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ کی حمد اور شنا سے آغاز کرے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے، اور پھر جو چاہے مانگے۔

ابیانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، دیکھیں : صحیح سنن ترمذی : (2765)

سوم :

دعائیں حد سے تجاوز متعدد صورتوں میں ہوتا ہے، جن میں سے چند درج ذیل ہیں :

1-دعائے نگتے ہوئے تفصیلات بیان کرنا، جیسے کہ سوال میں بھی ذکر ہے کہ : "یا اللہ! مجھے رنگیں ٹی وی عطا فرما، فرنٹ مکان عطا فرما، فلاں چیز فلاں خو یوں کی حامل عطا فرما۔" اس لیے دعا مختصر اور جامع الفاظ میں کرنی چاہیے جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا و آخرت کی جملائی اللہ تعالیٰ سے مانگتے تھے، جیسے کہ سیدنا عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو کہتے ہوئے سنا : "یا اللہ! میری دعا ہے کہ میں جب جنت میں داخل ہوں تو دنیں جانب سفیدِ محل عطا فرما۔" تو انہوں نے کہا کہ : بیٹا! اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو اور جہنم سے اللہ کی پناہ طلب کرو؛ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ : (میری امت میں ایسی قوم ہو گی جو طہارت اور دعائیں حد سے تجاوز کرے گی)۔ اس حدیث کو ابو داود : (096) نے روایت کیا ہے اور ابیانی نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح کہا ہے۔

2-ایسی چیز کی دعا کرے جو اللہ تعالیٰ نے حرام کی ہیں، یا پھر ایسی چیز مانگے جو حرام کا ذریعہ ہو؛ کیونکہ وسائل کا حکم بھی وہی ہوتا ہے جو مقاصد کا ہو۔ جیسے کہ بداع الغوانہ (12/3) میں ابن قیم رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے۔

اس لیے جو چیز کی حرام کام کا ذریعہ ہو تو وہ ذریعہ بھی حرام ہے۔

عام طور پر ٹیلی ویژن کو لوگ غلط چیزیں سئنے اور دیکھنے کے لیے استعمال کرتے ہیں، اگر دعا منکنے والے کا تعلق بھی اسی قسم کے لوگوں سے ہے تو اس کے یہ اشارہ بھی دعا میں حد سے تجاوز شمار ہوں گے؛ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے گناہ کا ذریعہ بننے والی چیز کا سوال کر رہا ہے۔

چنانچہ اس مکمل تفصیل کے بعد واضح ہو گیا کہ سوال میں مذکور دعا، دو اعتبار سے حد سے تجاوز پر مشتمل ہے:

پہلی وجہ: کہ دعا میں تفصیل بہت زیادہ ہے۔

دوسری وجہ: دعا میں حرام عمل کا ذریعہ بننے والی چیز کا مطالبہ ہے، اور وسائل کا حکم بھی مقاصد والا ہوتا ہے۔

دوسری صورت اس وقت ہوگی جب دعا میں ٹیلی ویژن طلب کرنے والا شخص اسے غلط استعمال کرے، اکثر ویژنر لوگ ٹی وی کو غلط ہی استعمال کرتے ہیں۔